از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 5 نومبر 1957

پٹنہ الیکٹرک سپلائی کمپنی، لمیٹڈ، پٹنہ۔

بنام

بالی رائے و دیگر۔

(بھگوتی، بی پی سنہا، جعفر امام، جے ایل کپور اور گجیندر گڈکر، جسٹس صاحبان)

صنعتی تنازعہ—ملازم کی برطرفی—انڈسٹریل ٹریبونل کی طرف سے دی گئی اجازت—مداخلت کے لیے لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کے اختیارات—قانون کا سوال—اپیل کی اہلیت—صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 (14، سال 1947)، دفعہ 33—صنعتی تنازعات (اپیلٹ) ٹریبونل ایکٹ، 1950 (48، سال 1950)۔ دفعہ 7۔

اپیل کنندہ نے صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 کی دفعہ 33 کے تحت صنعتی ٹریبونل کے سامنے درخواست گزار کے حکم رواں کی شق 17(b)(viii) کے تحت بدانتظامی کی بنیاد پر جواب دہندگان، اس کے ملازمین کو برخاست کرنے کی اجازت کے لیے درخواست دی، لیکن بعد میں، حقائق پر نظر ثانی پر، اس کے بجائے حکم رواں کی شق 14 (a) کے تحت جواب دہندگان کو برطرف کرنے کی اجازت کے لیے ایک اور درخواست کی۔ انڈسٹریل ٹریبونل نے پایا کہ دوسری درخواست اپیل گزار کی طرف سے جواب دہندگان کو برخاست کرنے کے جرمانے کا سامنا کرنے کے بجائے انہیں برطرف کرنے کے اپنے حق کا استعمال کرنے کے ایماندارانہ مقصد کے ساتھ کی گئی تھی، اور اپیل گزار کو جواب دہندگان کو نوٹس کے بدلے ایک ماہ کی تنخواہ کی ادائیگی پر اجازت دے دی۔ لیبر اپیلیٹ ٹریبونل نے اپیل پر یہ رائے ظاہر کی کہ ایک بار مدعاعلیہان کے خلاف مبینہ بدانتظامی کے بعد اپیل کنندہ کو نئی درخواست کے ذریعے مطلوبہ مدت کے لیے نوٹس دے کر اپنی خدمات ختم کرنے کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سہولت اختیار کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی، اور اس بات پر غور کرنے کے بعد کہ آیا اپیل کنندہ نے حکم رواں کی شق 17 (b)(viii) کے تحت مقدمہ بنایا تھا، اس نتیجے پر پہنچا کہ مدعا علیہان کسی بدانتظامی کا مجرم نہیں تھے، اور کہا کہ انڈسٹریل ٹریبونل نے مدعا علیہان کو برطرف کرنے کی اجازت دینے میں غلطی کی۔ عدالت عظمیٰ میں اپیل پر:-

حکم ہوا کہ انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ 1947 کی دفعہ 33 کے تحت ایک درخواست میں متعلقہ غور یہ تھا کہ آیا آجر کسی غیر منصفانہ مزدوری کے عمل یا استحصال کا مجرم تھا، اور جب تک کہ ٹریبونل سائل کے خلاف کسی نتیجے پر نہیں پہنچتا، اس کے پاس ملازم کو برطرف کرنے کے لیے مانگی گئی اجازت سے انکار کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہو گا۔ اس کے مطابق، انڈسٹریل ٹریبونل کے اس نتیجے کے پیش نظر کہ درخواست مخلصانہ تھی، اس کے حکم سے قانون کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوا، اور لیبر اپیلیٹ ٹریبونل نے اپیل پر غور کرنے میں غلطی کی۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 142، سال 1956۔

بھارتیہ لیبر اپیلیٹ ٹریبونل (کلکتہ بنچ) کے 13 ستمبر 1954 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل نمبر۔ Cal.-87، سال 1953۔

اپیل گزاروں کی طرف سے ایچ این سنیل، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل بھارت جے بی دادا چنجی، ایس این اینڈلی اور رامیشور ناتھ۔

پی کے چٹرجی، جواب دہندگان کے لیے۔

1957.5 نومبر۔

عدالت کا فیصلہ بھگوتی جسٹس کے ذریعے دیا گیا

خصوصی اجازت کے ساتھ یہ اپیل صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 (جسے اس کے بعد 'ایکٹ' کہا گیا ہے) کی دفعہ 33 کے تحت صنعتی ٹریبونل، بہار میں اپیل کنندہ کی طرف سے کی گئی درخواست سے پیدا ہوتی ہے، جس میں جواب دہندگان کو اس کی ملازمت سے برطرف کرنے کی اجازت طلب کی گئی ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document

جواب دہندگان اپیل گزار کے ملازم میں تھے اور پٹنہ شہر میں ایک دو منزلہ مکان میں رہ رہے تھے جسے اپیل گزار نے اپنے کارکنوں کی رہائش کے لیے کرائے پر لیا تھا۔ 20 نومبر 1952 کو مذکورہ میں ایک واقعہ پیش آیا۔ گھر جس میں جواب دہندگان شامل تھے۔ مذکورہ واقعے کی تحریری رپورٹیں 21 نومبر 1952 کو اپیل کنندہ کے چیف انجینئر کو بھیجی گئیں اور جواب دہندگان کو اسی دن معطل کر دیا گیا۔ اس کے بعد فریقین یعنی اپیل کنندہ اور اس کے کارکنوں کے درمیان انڈسٹریل ٹریبونل، بہار کے سامنے ایک صنعتی تنازعہ زیر التوا تھا، اور اس لیے اپیل کنندہ نے ایکٹ کی دفعہ 33 کے تحت مذکورہ ٹریبونل میں درخواست دائر کی تاکہ اپیل کنندہ کے حکم رواں کی شق 17 (b)(viii) کے مطابق بدانتظامی کی بنیاد پر جواب دہندگان کو برخاست کرنے کی اجازت دی جا سکے۔ 27 نومبر 1952 کو مدعاعلیہان نے ایکٹ کی دفعہ A33 کے تحت مذکورہ ٹریبونل کے سامنے اس بنیاد پر بھی درخواست دی کہ اپیل کنندہ کی طرف سے ان کی معطلی ایکٹ کی دفعہ 33 کی خلاف ورزی تھی۔

6 دسمبر 1952 کو، اپیل کنندہ نے مذکورہ ٹریبونل کے سامنے ایک استدعا دائر کی جس میں کہا گیا کہ مدعاعلیہان کے کیس کے حقائق پر نظر ثانی پر مدعاعلیہان کو برخاست کرنے کی اجازت کے لیے اصل استدعا پر زور نہیں دیا جا رہا تھا، اور انصاف کے مقاصد کے لیے یہ کافی ہوگا اگر اپیل کنندہ کو شق 17 (b)(viii) کے تحت برخاستگی کی اصل استدعا کے بجائے حکم رواں کی شق 14 (a) کے تحت مدعاعلیہان کو برطرف کرنے کی اجازت دی گئی ہو۔ جواب دہندگان نے اس درخواست کی مخالفت کی۔ تاہم انڈسٹریل ٹریبونل نے اس پر غور کیا اور فریقین کو سننے کے بعد 14 مئی 1953 کو ایکٹ کی دفعہ A33 کے تحت مدعاعلیہان کی درخواست کو مسترد کرتے ہوئے اپنا فیصلہ دیا اور اپیل کنندہ کو حکم کی تاریخ سے جواب دہندگان کو نوٹس کے بدلے ایک ماہ کی تنخواہ کی ادائیگی پر 15 دن کے اندر جواب دہندگان کو ملازمت سے برطرف کرنے کی اجازت دی۔

مدعاعلیہان نے بھارتیہ لیبر اپیلیٹ ٹریبونل، کلکتہ کے سامنے ایکٹ کی دفعہ 33 کے تحت اپیل کنندہ کی درخواست منظور کرنے والے انڈسٹریل ٹریبونل کے مذکورہ حکم کے خلاف اپیل کی۔ لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کے سامنے اپیل کنندہ کی جانب سے ایک ابتدائی اعتراض لیا گیا تھا کہ قانون کا کوئی ٹھوس سوال شامل نہیں تھا اور اس طرح اپیل قابل قبول نہیں تھی۔ لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کی رائے تھی کہ اپیل کنندہ نے جواب دہندگان کے خلاف بدانتظامی کا مبینہ تھا اور اسے مطلوبہ مدت کے لیے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document

نوٹس دے کر یا نوٹس کے بدلے تنخواہ کی ادائیگی کر کے ان کی خدمات ختم کرنے کی سہولت کو اپنانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی تھی اور لہذا، صنعتی ٹریبونل کو اصل درخواست کی درخواست میں ترمیم کے لئے استدعا پر غور نہیں کرنا چاہئے تھا جس میں اپیل کنندہ مدعاعلیہان کو بدسلوکی کے لئے برطرف کرنا چاہتا تھا۔ لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کے مطابق یہ قانون کا ایک اہم سوال تھا اور اس لیے اس نے اپیل پر غور کیا۔ لیبر اپیلیٹ ٹریبونل نے اس کے بعد اس بات پر غور کیا کہ آیا اپیل کنندہ نے حکم رواں کی شق 17(b)(viii) کے تحت مقدمہ بنایا تھا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ جواب دہندگان اس شق کے معنی میں کسی بدانتظامی کا مجرم نہیں تھے اور اس لیے صنعتی ٹریبونل کی طرف سے اپیل کنندہ کو جواب دہندگان کی خدمات ختم کرنے کی اجازت دینے کا حکم کالعدم قرار دیا جانا واجب تھا۔ تاہم، اب تک، چونکہ صنعتی ٹریبونل سے اجازت حاصل کرنے کے بعد اپیل کنندہ نے جواب دہندگان کو برطرفی کرنے کا نوٹس دیا تھا، لیبر اپیلیٹ ٹریبونل نے جواب دہندگان کو بحالی یا معاوضے کی شکل میں کوئی خاطر خواہ راحت دینے میں ناکامی کا اظہار کیا۔

اپیل کنندہ لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کے اس حکم کے خلاف ہمارے سامنے اپیل میں آیا ہے،

اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہوئے جناب ایچ این سانیال نے اس دلیل پر زور دیا ہے کہ صنعتی ٹریبونل کے حکم سے صنعتی تنازعات (اپیلٹ ٹریبونل) ایکٹ، 1950 کی دفعہ 7 کے تحت لیبر اپیلٹ ٹریبونل کے پاس کوئی اپیل نہیں ہے۔ انہوں نے دلیل دی کہ مذکورہ حکم دفعہ 7 میں اس اظہار کے معنی کے اندر ایک "فیصلہ" نہیں تھا اور یہاں تک کہ یہ فرض کرتے ہوئے بھی کہ ایسا ہی تھا، اپیل میں نہ تو قانون کا کوئی ٹھوس سوال شامل تھا اور نہ ہی یہ اس دفعہ کی ذیلی دفعہ (1)(b) میں بیان کردہ کسی بھی معاملے کے بارے میں فیصلہ تھا۔ مدعاعلیہان کی طرف سے جناب پی کے چٹرجی کا جواب یہ تھا کہ مدعاعلیہان کی خدمات کو برخاست کرنے کے معاملے میں اپیل کنندہ کی کارروائی تادیبی نوعیت کی تھی، کہ جن جواب دہندگان کے لئے اپیل کنندہ نے اجازت مانگی تھی، ان کو بری کرنا تادیبی برطرفی تھی، اور اس طرح کی برطرفی حکم رواں کی شق 17(b)(viii) کے تحت آنے والے مدعاعلیہان کی مبینہ بدسلوکی کی وجہ سے ہوئی تھی۔ اور اس کی شق 14(a) کے اندر نہیں اور یہ کہ اپیل میں قانون کا اہم سوال یہ پیدا ہوا کہ آیا اپیل کنندہ کو مدعاعلیہان کو فرد قرارداد جرم جمع کرانے اور ان الزامات کے معاملے میں مناسب جانچ کرنے کے طریقہ کار سے گزرے بغیر مدعاعلیہان کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

خدمات کو ختم کرنے کے طریقہ کار کو اختیار کرنے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ صرف نوٹس کے بدلے تنخواہ کی ادائیگی کی مطلوبہ مدت کے لئے نوٹس دینا اور اس طرح اس کی شق 17 (b)(viii) کے بجائے حکم رواں کی شق 14 (a) کا سہارا لینا۔ جناب پی کے چڑجی کا دوسرا جواب یہ تھا کہ ایکٹ کی دفعہ 2(00) میں پائی جانے والی اصطلاح "نوکری سے نکالنا" کی تعریف کے پیش نظر اپیل کنندہ کی جانب سے مدعاعلیہان کو بری کرنا دراصل صنعتی تنازعات (اپیلٹ ٹریبونل) ایکٹ کی دفعہ 7 کی ذیلی دفعہ (1)(b) میں بیان کردہ معاملوں میں سے ایک ہے۔ 1950ء میں مدعاعلیہان کو لیبر اپیلٹ ٹریبونل میں اپیل کا حق حاصل تھا۔

لہذا، اس بات کی تعریف کرنا ضروری ہے کہ اپیل کنندہ کی طرف سے 6 دسمبر 1952 کو صنعتی ٹریبونل کے سامنے درخواست کرتے وقت کیا کرنے کی کوشش کی گئی تھی، 'اس درخواست کو لیبر اپیلیٹ ٹریبونل نے اصل درخواست میں ترمیم کے لیے درخواست کے طور پر بیان کیا ہے جو اپیل کنندہ کی طرف سے 21 نومبر 1952 کو دائر کی گئی تھی، تاکہ حکم رواں کی شق 17 (b)(viii) کے مطابق جواب دہندگان کو ملازمت سے برخاست کرنے کی اجازت دی جا سکے۔ تاہم، یہ بات قابل ذکر ہے کہ اپیل کنندہ نے 6 دسمبر 1952 کی اپنی درخواست کے ذریعے جو کچھ کرنے کا ارادہ کیا تھا، وہ درحقیقت ایک اور درخواست کو تبدیل کرنے کے لیے تھا جس میں حکم رواں کی شق 14 (a) کے تحت جواب دہندگان کو اس کی ملازمت سے برطرف کرنے کی اجازت طلب کی گئی تھی، اس طرح اس راحت کو ترک کر دیا گیا جس کے لیے اس نے اصل درخواست میں درخواست کی تھی۔ 6 دسمبر 1952 کی درخواست، درحقیقت، صنعتی ٹریبونل میں اپیل کنندہ کی طرف سے کی گئی ایک نئی درخواست تھی، جس میں کوئی شک نہیں کہ حقائق اور حالات پر انحصار کیا گیا تھا جو اصل درخواست میں بیان کیے گئے تھے لیکن صنعتی ٹریبونل سے اجازت طلب کی گئی تھی کہ وہ مدعاعلیہان کو حکم رواں کی شق 14(a) کے تحت اپنی ملازمت سے برطرف کرے بجائے اس کے کہ انہیں شق 17(b)(viii) کے تحت اس کی ملازمت سے برخاست کیا جائے۔ ہم یہ نہیں دیکھتے کہ صنعتی ٹریبونل اپیل کنندہ کو ایسا کرنے کی اجازت دینے کا مجاز کیسے نہیں تھا۔ اگر اپیل کنندہ کو کسی مبہم محرکات سے متاثر کیا گیا تھا اور وہ جواب دہندگان کو فرد قرار داد جرم جمع کرانے کے بعد مناسب تحقیقات نہ کرنے کے نتائج سے بچنا چاہتا تھا تو اس سلسلے میں لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کی طرف سے کی گئی تنقید کو سمجھا جاسکتا تھا۔ تاہم، انڈسٹریل ٹریبونل نے واضح طور پر یہ نتیجہ درج کیا کہ جواب دہندگان کو ملازمت سے برطرف کرنے کی اجازت کی درخواست مخلصانہ تھی اور اپیل کنندہ نے 6 دسمبر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

1952 کو درخواست دے کر جو کیا، اس کا مقصد جواب دہندگان کو اس کی شق 17(b)(viii) کے تحت ملازمت سے برخاست کرنے کے جرمانے پر غور کرنے کے بجائے حکم رواں کی شق 14(a) کے تحت جواب دہندگان کو برطرف کرنے کے اپنے حق کا استعمال کرنا تھا۔ حکم رواں کی شق 14(a) کے تحت آجر کے حقوق کا استعمال کرتے ہوئے جواب دہندگان کو برطرف کرنا ایک آسان عمل تھا اور یہ اس کی شق 17(b)(viii) کے تحت تادیبی برطرفی کرنا نہیں تھا اور اگر یہ محض برطرفی کرنا آسان تھا، تو اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا تھا اور اپیل کنندہ ایسا کرنے کے اپنے حقوق کے اندر ہو گا، بشرطیکہ یہ من مانی یا متجسس نہ ہو بلکہ حقیقی تھا۔ انڈسٹریل ٹریبونل کے ذریعے غور کرنے کے لیے متعلقہ واحد سوال یہ ہو گا کہ اپیل کنندہ نے جو قدم اٹھایا وہ کسی غیر منصفانہ مزدوری کے عمل یا استحصال کا مجرم نہیں تھا۔ اگر صنعتی ٹریبونل ان معاملات پر اپیل کنندہ کے خلاف کسی نتیجے پر نہیں پہنچا تو اسے اپیل کنندہ کی طرف سے مانگی گئی اجازت سے انکار کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہو گا۔ ایک بار جب انڈسٹریل ٹریبونل کی رائے تھی کہ 6 دسمبر 1952 کی درخواست، اور مدعاعلیہان کو برطرف کرنا جس کے لیے انڈسٹریل ٹریبونل کی اجازت طلب کی گئی تھی، اپیل گزار کے حقوق کے ایماندارانہ استعمال میں تھا، قانون کا کوئی سوال نہیں، صنعتی ٹریبونل اور لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کے فیصلے کے خلاف مدعاعلیہان کی طرف سے دائر اپیل میں قانون کا کافی سوال پیدا ہو سکتا ہے جب اس نے اپیل پر غور کیا تو واضح طور پر غلطی تھی۔

مذکورہ بالا نتائج کے پیش نظر، ہم اس دلیل سے نمٹنے کی تجویز نہیں کرتے کہ ایکٹ کی دفعہ 33 کے تحت انڈسٹریل ٹریبونل کی طرف سے منظور کیا گیا حکم صنعتی تنازعات (اپیلٹ ٹریبونل) ایکٹ، 1950 کی دفعہ 7 میں اس اصطلاح کے معنی میں "فیصلہ" نہیں ہے۔

یہ دلیل کہ جواب دہندگان کو برطرف کرنا اگرچہ واضح طور پر ایک آسان برطرفی تھا، درحقیقت، ایکٹ کی دفعہ 2(oo) میں موجود تعریف کے معنی کے اندر نکالنا بھی اتنا ہی قابل قبول نہیں ہے، اس سادہ وجہ سے کہ "نکالنا" کی اصطلاح پہلی بار اس انداز میں بیان کی گئی تھی جس میں اسے اکتوبر 1953 میں جاری کردہ آرڈیننس کے ذریعے کیا گیا تھا جس کے بعد ایکٹ 43، سال 1953 تھا جو 23 دسمبر 1953 کو ہندوستانی گزٹ میں شائع ہوا تھا۔ انڈسٹریل ٹریبونل نے 14 مئی 1953 کو ایکٹ کی دفعہ 33 کے تحت اجازت دیتے ہوئے اپنا حکم دیا، تاکہ "نکالنا" کی اصطلاح کی یہ تعریف موجودہ کیس کے حقائق پر لاگو نہ ہو سکے۔ اگر، اس لیے، متعلقہ مدت میں آسان برطرفی کو اپیل کنندہ کے ذریعے جواب دہندگان کی نکالنا نہیں سمجھا جا سکتا، تو صنعتی ٹریبونل کے فیصلے کو صنعتی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document

تنازعات (اپیلٹ ٹریبونل) ایکٹ، 1950 کی دفعہ 7 کی ذیلی دفعہ (1)(b) میں بیان کردہ کسی بھی معاملے کے حوالے سے ایک نہیں کہا جاسکتا۔ اس نظریے میں بھی صنعتی ٹریبونل کے فیصلے کے خلاف لیبر اپیلیٹ ٹریبونل میں کوئی اپیل نہیں کی جاسکتی۔

یہ مشاہدہ کرنا ضروری ہے کہ ان دو نکات میں سے نہ تو مدعاعلیہان نے انڈسٹریل ٹریبونل یا لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کے سامنے کارروائی میں لیا تھا اور نہ ہی ان میں سے کسی کا ذکر اس عدالت میں مدعاعلیہان کی طرف سے دائر مقدمے کے بیان میں کیا گیا تھا۔ انہیں پہلی بار شری پی کے چیٹر جی کے ذریعے ہمارے سامنے پیش کردہ دلائل میں لیا گیا تھا۔ تاہم، ہم نے اس سے نمٹا ہے کیونکہ ہم نے سوچا کہ ہمیں جواب دہندگان کو کسی بھی دلیل کے فائدے سے محروم نہیں کرنا چاہیے جو ممکنہ طور پر ان کے حق میں پیش کی جاسکتی ہے۔

لہذا، ہماری رائے ہے کہ صنعتی ٹریبونل کے لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کے فیصلے سے کوئی اپیل نہیں ہے، کہ لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کو صنعتی ٹریبونل کے ذریعے اپیل کنندہ کو ایکٹ کی دفعہ 33 کے تحت مدعا علیہان کو برطرف کرنے کی اجازت دینے کے حکم میں مداخلت کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے اور لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کا فیصلہ کالعدم قرار دیا جانا واجب ہے۔

ہم اس کے مطابق اپیل کی اجازت دیتے ہیں، لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کے فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور 14 مئی 1953 کو انڈسٹریل ٹریبونل، بہار کے ذریعے دیے گئے حکم کو بحال کرتے ہیں۔ اپیل کنندہ جواب دہندگان سے اس اپیل کے اخراجات کا حقدار ہوگا۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document